محبت الٰہیہ کے حصول کا طریق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتّباع ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱؍مارچ ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

دنیا میں محبتیں بھی ہوتی ہیں اور دشمنیاں بھی ہوتی ہیں۔ یہ محبت اور دشمنی افراد کے مابین بھی خاندانوں کے درمیان بھی اور بین الاقوامی سطح پر بھی ہوتی ہے۔ دنیا کے اپنے اصول ہیں۔ دشمنی اور دوستی یا محبت جائز بھی ہوتی ہے اور ناجائز بھی ہوتی ہے اور دنیا یہ سمجھتی ہے کہ اس کا فیصلہ کرنا کہ کونسی محبت جائز اور کونسی دشمنی جائز ہے اور کونسی ناجائز ہے یہ انسان کا کام ہے۔ دشمنیاں ہوس مال وزر کے نتیجہ میں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ اقتدار کے لئے بھی ہوتی ہیں۔

قومیں قوموں پر چڑھائی کرتی ہیں۔ ان کی زمینیں چھیننے کے لئے ان کے علاقے ہتھیانے کے لئے قومیں قوموں سے محبت کرتی ہیں اس لئے نہیں کہ جن سے محبت کا اظہار کیا جاتا ہے انہیں کچھ فائدہ پہنچانا مقصود ہو بلکہ اس لئے کہ ان سے کچھ فائدہ حاصل کرنا مدّعا ہوتا ہے۔ یہ تو دنیا کے دستور ہیں۔

لیکن وہ دوستی یا محبت یا دلی تعلق یا وہ دشمنی جسے مذہب اور دین ناجائز قرار دیتا ہے جسے انسانی فطرت دھتکارتی ہے اس کا فیصلہ قرآن کریم جیسی عظیم کتاب کے نزول کے بعد تو قرآن کریم ہی نے کرنا ہے۔ یہ انسان کا کام نہیں کہ وہ اس میدان میں کودے اور یہ دعویٰ کرے کہ اسے کسی طاقت نے یہ حق دیا ہے یا یہ طاقت دی ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ خدا اور

رسول کا دشمن کون ہے اور دوست کون۔ قرآن کریم نے اس سلسلہ میں ایک تو نہایت ہی اہم اور بنیادی بات انسان کے سامنے رکھی اور اس کی وضاحت کے لئے بہت سی تفاصیل بیان کیں۔ اس وقت میں مختصراً اس بنیادی چیز کو لے کے قرآن کریم کی تعلیم آپ کے سامنے رکھوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ (اٰل عمران: ۳۲، ۳۳) محبت اور دشمنی کے بنیادی اصول ان دو آیات میں بیان کئے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے کہ یہ اعلان کر دو اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تمہارا یہ دعویٰ اسی صورت میں سچا ثابت ہوگا کہ میری پیروی کرو۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ تو کہہ کہ اتباعِ نبوی میں یہ صداقت مضمر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی بھی اطاعت کرتے ہو لیکن اگر وہ یہ بات نہ مانیں اور اپنی محبت یا دشمنی کی بنیاد اس بنیاد پر نہ رکھیں کہ کفر کے نتیجہ میں محبت باری سے محرومی اور اتباع کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول ہے تو انہیں جاننا چاہیئے کہ کافروں سے تو اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ میں ایک دعویٰ کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ دعویٰ وہی کرے گا جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا۔ حقیقی معنی میں وہی کرے گا۔ ویسے جو دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں دعویٰ ظاہری طور پر وہ بھی کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے خواہاں ہیں۔ یہاں اس دعویٰ کے ساتھ اس آیت کا جو مضمون ہے وہ یہ بات بھی بتا رہا ہے کہ ہر مقصود کے حصول کے لئے ایک سیدھا راستہ ہے صراط مستقیم ہے۔ صرف روحانی مقاصد کے حصول کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی زندگی میں مقصد دنیوی ہو یا دینی اس زندگی سے تعلق رکھنے والا ہو یا اخروی زندگی سے تعلق رکھنے والا ایک راہ سیدھی ہے جو اس مقصد کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے معین کی ہے اور اس راہ پر چلے بغیر انسان وہاں پہنچ

نہیں سکتا، اپنے مقصد کو حاصل نہیں کرسکتا۔ جو شخص مثلاً ربوہ سے سرگودھا جانا چاہے اگر وہ لائل پور کی، فیصل آباد کی سڑک پر ادھر منہ کر کے فیصل آباد کی طرف، چلنا شروع کر دے تو وہ سرگودھا نہیں پہنچے گا۔ خدا تعالیٰ نے ہر مقصد کے حصول کے لئے ایک معین راستہ مقرر کیا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے کلام کی اصطلاح میں صراطِ مستقیم ہے تو اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ تمہارا دعویٰ یہ ہے کہ تم خدا سے پیار کرتے ہو اور خدا کا پیار لینا چاہتے ہو۔ تمہیں سوچنا چاہیئے کہ خدا کا پیار کن راہوں پر چل کر یا کس صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر تمہیں مل سکتا ہے۔ یہ کامل اور مکمل کتاب انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے آتی اور اسے کہتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو فَاتَّبِعُوْنِيْ۔

فَاتَّبِعُوْنِيْ میں دراصل تین باتیں بیان ہوئیں ہیں۔ ایک تو اس میں یہ اعلان ہے کہ تمہارا بھی یہ دعویٰ ہے کہ تم خدا کا پیار حاصل کرنا چاہتے ہو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی دعویٰ کہ مجھے خدا کا پیار چاہیئے۔ دوسری بات یہاں یہ بیان ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے خود اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سیدھی راہ بتائی جو اس کی رضا اور اس کے پیار تک پہنچاتی ہے اور تیسرے یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ پر گامزن ہو کر اپنے مقصد کو حاصل کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے انتہائی پیار کو وصول کرنے والے ہیں یہ تین باتیں فَاتَّبِعُوْنِيْ کے اندر بیان کی گئی ہیں۔

تو بتایا یہ گیا کہ دیکھو تمہارے دل میں بھی تڑپ ہے کہ خدا کا پیار حاصل کرو تمہاری اپنی استعداد کے مطابق وہ تڑپ اور وہ جذبہ تھا۔ میرے دل میں بھی تڑپ تھی کہ میں خدا کے پیار کو اور اس کی محبت کو حاصل کروں۔ میرا یہ جذبہ اور میری یہ خواہش میری اپنی استعداد اور طاقت کے مطابق تھی۔ نزولِ قرآن سے پہلے ہی آپ خدا کے حضور جھکتے اور دعائیں کرنے والے تھے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر خدا نے میری اس تڑپ کو دیکھ کے مجھے ایک راستہ بتایا اور کہا کہ اس راستے پر چل۔ تو میرے پیار کو حاصل کرے گا۔ خدا کے حکم سے مَیں نے وہ راہ اختیار کی اور خدا کے فضل سے میں نے خدا کی رحمتوں کو اور اس کی رضا کو

اور اس کے پیار کی جنتوں کو حاصل کیا۔ اس قدر وسعت کے ساتھ اور قوت کے ساتھ گہرائیوں والی محبت انتہائی طور پر جو محبت انسان کرتا ہے وہ مَیں نے کی خدا سے اور خدائے عظیم خدا تعالیٰ جو جلال والا اور قدرتوں والا ہے اس نے اس قدر نعمتیں مجھے دے دیں کہ انسان کے تصور میں بھی وہ نہیں آ سکتیں۔

تو فَاتَّبِعُوْنِيْ میرے دل میں تڑپ تھی۔ مجھے ایک راہ دکھائی گئی۔ مجھے کہا گیا اس پہ چلو خدا کو پالو گے اس کے پیار کو پالو گے۔ میں اس راہ پر چلا۔ آپ کی طرف سے یہ اعلان قرآن کریم نے کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے شہادت دی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت یہ ہے۔ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (الانعام:۵۱) یہاں تو یہ تھا میری اتباع کرو۔ وہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا، خدا تعالیٰ کی شہادت کے طور پر ہے یہ، اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ میں تو صرف اس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر نازل ہوتی ہے اس کے علاوہ اور کسی چیز کے پیچھے نہیں لگتا۔ تو کامل اتباع کا اعلان خدا تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم میں کروایا کہ یہ اعلان کردو تو خدا جب کہتا ہے اعلان کرو تو خدا تعالیٰ شہادت دے رہا، گواہی دے رہا ہوتا ہے کہ یہ سچی بات ہے، یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کی شہادت اس پر گواہی دے رہی ہے کہ جو وحی نازل ہوئی۔ اس سے ایک ذرہ بھر نہ دائیں ہٹے نہ بائیں ہٹے۔ وہ ایک سیدھا راستہ تھا اس پر آپ گامزن ہوئے۔ اس کو چھوڑا نہیں۔ اس کو ایک لحظہ کے لئے بھی فراموش نہیں کیا اور اس پر چلنے میں کوئی سستی اور غفلت نہیں برتی اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت کو پالیا اور پایا بھی اس شان کے ساتھ اس عظمت کے ساتھ، اس رفعت کے ساتھ، اس وسعت کے ساتھ کہ آپ سے پہلے کسی نبی نے خدا تعالیٰ کی اس قسم کی محبت کو حاصل نہیں کیا تھا۔

تو یہاں یہ تین باتیں میں کہہ رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں اور یہ دلیل دی ہے کہ تمہارے دل میں اگر واقعہ میں خدا تعالیٰ کے لئے پیار ہے تو اس پیار کا جو مطالبہ ہے وہ یہ ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کا نمونہ یہ ہے کہ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۲) ایک کامل نمونہ تمہارے سامنے ہے جس نے ہر حکم کی پورے طور پر سچے طور پر

اپنے سارے دل کے ساتھ اطاعت کی اور وہ حکم بجالائے ان کی اتباع کرو یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ جس طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ۔ خدا تعالیٰ کی وحی کی اتباع کر کے خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت کو حاصل کیا تھا۔ تم بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کی نازل ہونے والی قرآن کریم کی شکل میں وحی کے مطابق زندگی گزار کے خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرلو گے۔

وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان اور ہے۔ آپ کے علاوہ ہر امتی جو ہے آپ کی اتباع کرنے والا اس میں کمزوریاں بھی ہوں گی، تڑپ بھی ہوگی، خدا سے ملنے کی لیکن بشری کمزوریاں بھی سرزد ہوں گی گھبرائے گا وہ۔ اسے ایک بشارت کی ضرورت ہے آگے سے آگے بڑھنے کے لئے اور وہ بشارت یہاں دے دی گئی۔ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اگر اصرار نہ کرو گے توبہ کرو گے۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمایا اعلان کردو اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ کہ اتَّبِعُوْنِیْ جب کہا گیا تو اس کے معنی ہی یہ ہیں یعنی کہا یہ گیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو اللہ تعالیٰ کا پیار تمہیں حاصل ہو جائے گا۔ آگے قرآن کریم نے ہی اس کی تفسیر کی کہ اتَّبِعُوْنِیْ میں جس اتباع کا ذکر ہے اس کے معنی یہ ہیں اَطِیْعُوا اللّٰہَ خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کرو اور اس رنگ میں اطاعت کرو۔ وَالرَّسُوْلَ رسول کی اطاعت کرو اس رنگ میں اطاعت کرو جس رنگ میں رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی وحی کی اطاعت کی۔ یہ ہے محبت جو انسان خدا تعالیٰ سے کرتا ہے اور یہ ہے جزا محبت کے رنگ میں جسے انسان خدا تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے ہمیں۔ لیکن جو اس راستے پر چلنے سے انکار کرے لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی دشمنی وہ مول لے گا اور خدا تعالیٰ اسے اپنا دشمن سمجھے گا۔

تو دوستی محبت یا دشمنی اور عداوت اس رنگ میں ہے قرآن کریم کے نزدیک، میں نے بتایا یہ اصولی اور بنیادی چیز ہے جو یہاں بیان کی گئی ہے کہ محبت کرنا خدا سے اس معنی میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ بنا کر آپ کے نقشِ قدم پر چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کی

کامل اطاعت کی جائے۔ اسی رنگ میں جس رنگ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی کامل اطاعت کی۔ اس فرق کے ساتھ کہ انہوں نے اپنی استعداد اور قوت کے مطابق اپنے رب کی اطاعت کی اور آپ کے متبعین نے اپنی اپنی قوت اور استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی ہے لیکن کرنی ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کے۔ یہ تو وہ محبت ہے جسے اسلام بتاتا ہے۔ محبت خدا سے، محبت خدا کے رسول سے کامل اتباع کامل محبت کے نتیجے میں ہی پیدا ہوگی نا۔

فَاتَّبِعُوْنِیْ میں ایک اور اعلان کیا گیا تھا یعنی کامل اطاعت کرو خدا کی محبت حاصل کرنے کے لئے اور کامل اتباع تم کر نہیں سکتے جب تک مجھ سے بھی کامل محبت نہ کرو تو یہاں دو محبتیں ہیں۔ ایک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا اس لئے کہ خدا کی نگاہ میں آپ کی عظمت بہت شان رکھتی ہے اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنا اس کے لئے کہ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کیا جاسکے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق زندگی نہیں گزارنا چاہتا لیکن خدا سے پیار کرنا چاہتا ہوں خدا کا پیار حاصل کرنا چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ اعلان کیا تم خدا کا پیار حاصل نہیں کرو گے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ جو اس بتائے ہوئے طریق کا انکار کرتا ہے وہ خدا کی دشمنی مول لیتا ہے۔ اس کی محبت حاصل نہیں کرتا۔

قرآن کریم نے متعدد جگہ اس کی تفسیر میں یہ بتایا کہ یہ یہ یہ یہ چیزیں ہیں، اعمال ہیں جن کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ وہ میں بتاؤں گا ان آیات کو جب لوں گا کہ اس میں یہ بھی ہے کہ یہ وہ باتیں ہیں جن سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری عمر پرہیز کرتے رہے۔ آپ کی زندگی میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو اس قسم کا ہو کہ جو خدا کو پسند نہیں خدا تعالیٰ نے بہت سی باتیں بتائیں اور کہا کہ جو اس قسم کے ہیں اعمال ان سے خدا محبت کرتا ہے۔ مثلاً فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (البقرة:۱۹۶) اعمال صالحہ کو احسن رنگ میں جو بجالاتے ہیں خدا تعالیٰ ان سے پیار کرتا ہے۔ یہ بھی ایک عام اصولی بات ہے لیکن اس کی نسبت تفصیلی بات ہے اور ساتھ ہی یہ بتایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اسی رنگ میں

رنگی ہوئی تھی لیکن وہ تو تفصیل ہے اس وقت میں بتا یہ رہا ہوں کہ یہ فیصلہ کرنا کہ کوئی شخص خدا یا رسول سے محبت کرتا ہے یا دشمن ہے یہ انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اس کا نہایت حسین طور پر اعلان کیا گیا ہے ان آیات میں جن کی تفسیر اس وقت میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے۔

اور ہر احمدی سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمہارا تعلق صرف دو ہستیوں سے ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب سے ان دو سے اپنا تعلق قائم کرو اور کسی چیز کی، کسی ہستی کی، کسی منصوبے کی پرواہ نہ کرو۔ اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو گے اسی طرح اپنے دائرہ استعداد میں جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نے پکارا تھا کہ خدا سے میں پیار کرتی ہوں اور سچ ثابت کیا اسے اسی طرح اگر ہر شعبہ زندگی میں، ہر فعل میں اپنے آپ یہ کوشش کریں گے خدا تعالیٰ کا پیار آپ کو حاصل ہو جائے گا اور خدا کا پیار جسے حاصل ہو جائے ساری دنیا کی دولتیں، ساری دنیا کی نعمتیں جو انسان انسان سے حاصل کرتا ہے وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ایک مرے ہوئے کیڑے کے برابر بھی ان کی حیثیت نہیں ہے تو جو حقیقتِ زندگی ہے اسے پہچانیں جو صراطِ مستقیم ہے خدا سے پیار کو حاصل کرنے کی اس راہ کو اختیار کریں جو نمونہ پیارا، بہت ہی پیارا آپ کے سامنے رکھا گیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اسے آپ اپنائیں جس راہ پر آپ کے نقشِ قدم آپ کو نظر آتے ہیں اس راہ کو آپ اختیار کریں پھر آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں گے کیونکہ اس راہ کو اختیار کر کے کسی جگہ تو آپ پہنچے نا۔ ہر حرکت جو ہے وہ کسی جگہ لے جاتی ہے یا اگر نہیں پہنچیں گے تو قرب زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے رہیں گے اور جس غرض کے لئے اس راہ کو اختیار کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پایا اللہ تعالیٰ کی محبت کو۔ اس محبت کو آپ بھی پائیں گے اور اس کے بغیر آپ کو کچھ نہیں چاہیئے۔ ہم تو کوشش کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہر حرکت کریں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپ گھوڑوں سے بہت پیار کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں بعض لوگ نادانی میں اعتراض بھی کر جاتے ہیں اور سمجھتے نہیں کہ جب ہمارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر پیار کیا گھوڑے سے تو ہم کیوں نہ کریں۔ ہم بھی کریں

گے۔ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹے کام میں ہر بڑے کام میں ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوں گے۔

پھر فرمایا:- نمازیں آج میں جمع کروادوں گا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳؍اکتوبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۲ تا ۵)